سلسلہ تقاریر "تعارفِ الکتاب"
ڈاکٹر اسرار احمد

۲۲

وَمَنْ يَّقْنُتْ

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہِ الکریم
اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

﴿ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا
نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا○
يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ
فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ
وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا○ ﴾ (الاحزاب : ۳۱، ۳۲)

قرآن مجید کا بائیسواں پارہ "وَمَنْ يَّقْنُتْ" کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے اور اسی نام سے موسوم ہے۔ اس میں اولاً سورۃ الاحزاب کی بقیہ تینتالیس آیات شامل ہیں۔ پھر سورۂ سبا، پھر سورۂ فاطر اور آخر میں سورۂ یٰسین کی اکیس آیات ہیں۔

سورۃ الاحزاب کا جو حصہ اس پارے میں ہے اس میں اکثر و بیشتر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین یعنی امّتِ مسلمہ کی ماؤں سے خطاب ہے اور درحقیقت ان کی وساطت سے تمام مسلمان خواتین کو ہدایات دی گئی ہیں۔ چنانچہ اس سورۂ مبارکہ میں بھی سورۃ النّور ہی کی طرح اسلامی تہذیب و تمدن بالخصوص مسلمانوں کی معاشرتی زندگی کے متعلق ہمیں بڑی تفصیلی ہدایات ملتی ہیں۔ آنحضورؐ کی ازواجِ مطہّرات سے ارشاد ہوتا ہے : ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا○﴾ (آیت ۳۳) اے نبیؐ کے گھر والو! اللہ یہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر گندگی، ہر برائی، ہر نجاست

کو دور کر دے اور تمہیں پاک کر دے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔ چنانچہ یہ احکام جو دیئے جا رہے ہیں' یہ درحقیقت تمہیں کسی تنگی میں ڈالنے کے لئے نہیں بلکہ اسلامی معاشرے کو برائی' فحش اور بدکاری سے پاک کرنے کے لئے ہیں۔ چنانچہ اس سورۂ مبارکہ میں ازواجِ مطہرات' حضورؐ کی بنات اور عام مسلمان خواتین کے لئے حکم ہوا : ﴿ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ﴾ (آیت ۵۹) اے نبیؐ' اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنین کی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر انہیں کبھی کسی ضرورت سے گھر سے باہر نکلنا پڑے تو انہیں چاہئے کہ اپنی بڑی چادریں سامنے لٹکا لیا کریں۔ گویا کہ پردے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اسی طرح اسی سورۂ مبارکہ میں مسلمانوں کو حکم ہوا کہ اگر کبھی نبیؐ کی ازواجِ مطہرات سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو : ﴿فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ (آیت ۵۳) آیۂ مبارکہ میں جو لفظ "حجاب" وارد ہوا ہے اس پر ان لوگوں کو غور کرنا چاہئے جنہیں یہ مغالطہ لاحق ہو گیا ہے کہ قرآن مجید میں پردے کا حکم نہیں ہے۔ قرآن مجید میں مسلمانوں کی تہذیبی زندگی اور معاشرتی زندگی کے بارے میں تفصیلی احکام دیئے ہیں۔

اس کے علاوہ اس سورۂ مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ کی شان بھی بڑی جامعیت کے ساتھ بیان ہوئی۔ فرمایا : ﴿یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ○ وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ○﴾ (آیات ۴۵'۴۶) اے نبیؐ ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہ بنا کر (اللہ کی توحید کا گواہ' حق و صداقت اور عدل و راستی کا گواہ) اور مبشّر بنا کر (بشارت دینے والا راستبازوں کو) اور نَذِیر بنا کر (خبردار کر دینے والا کج رووں کو اور غلط روی اختیار کرنے والوں کو) اور "داعیًا اِلَی اللّٰه" (اللہ کی طرف بلانے والا) اور "سِرَاجًا مُّنِیْرًا" ہدایت کا ایک روشن چراغ بنا کر۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ان پانچ الفاظ میں واقعتاً بڑی جامعیت کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ اسی سورۂ مبارکہ میں حضورؐ کی ختمِ نبوّت کا

اعلان بھی ہوا ہے : ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ..﴾ (آیت ۴۰) یعنی محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ اللہ نے آپؐ کو بیٹیاں تو دی ہیں لیکن مسلمانوں میں سے کوئی مرد آپؐ کا بیٹا نہیں ہے' حضرت زیدؓ آپؐ کے منہ بولے بیٹے ضرور تھے لیکن ان کو دین میں اور شریعت میں بیٹے کا مقام حاصل نہیں ہے۔ وہ تو اللہ کے رسولؐ ہیں' دین کی تکمیل اور اِتمام کے لئے تشریف لائے ہیں اور نبوّت کے دروازے پر گویا کہ مہر ہیں' جو کہ اب انؐ کی آمد پر بند ہو چکا ہے۔ اب کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔

اس سورۂ مبارکہ کا اختتام بھی بڑے جامع الفاظ میں ہوا ہے : ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًاO يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ (آیات ۷۰'۷۱) اے اہلِ ایمان' اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنی زبان کی محافظت کرو کہ اس سے کوئی غلط بات نہ نکلنے پائے۔ اس سے وہی بات نکلے جو درست ہو اور صحیح ہو۔ اس کے نتیجے میں اللہ تمہارے عمل کو بھی درست کر دے گا اور تمہاری خطائیں بھی معاف فرمائے گا۔

اس کے اخیر میں یہ بھی فرمایا کہ اے انسانو! تم ایک عظیم امانتِ الٰہی کے حامل ہو' وہ امانت کہ جس کی عظمت کا عالم یہ ہے کہ : ﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ...﴾ (آیت ۷۲) وہ امانت کہ جس کو نہ پہاڑ اٹھا سکے نہ آسمان نہ زمین۔ یہ وہ امانت ہے کہ ؏ قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند! یہ امانت وہ روحِ ربّانی ہے جو اس انسان کے خاکی پتلے میں پھونکی گئی ہے۔ انسان کو اپنا مقام پہچاننا چاہئے۔ جیسے علامہ اقبال نے کہا ؏ اپنی خودی پہچان او غافل "انسان"!

اس کے بعد سورۂ سبا اور سورۂ فاطر میں اکثر و بیشتر وہی مضامین ہیں جو اکثر مکی سورتوں میں اسلوب اور اندازِ بیان کے معمولی فرق کے ساتھ وارد ہوئے ہیں۔ وہی

توحید کی دعوت' وہی معاد یعنی آخرت کا اثبات' وہی نبوت اور رسالت کا اثبات۔ سورۂ سبا میں حضرت داؤد علیہ السلام کا بھی ذکر ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا بھی۔ مزید برآں سَیلِ ارم کے واقعات بیان ہوئے ہیں۔ یعنی وہ سیلاب جو آبپاشی کے لئے تعمیر شدہ ایک بڑے بند کے ٹوٹنے سے یمن کی سرزمین میں آیا' اور جس کے بعد وہاں کے لوگ ایک بڑی عظیم ہلاکت سے دوچار ہوئے اور وہ زمین ویران ہو کر رہ گئی۔

اس کے بعد قرآن مجید میں سورۂ فاطر وارد ہوئی ہے اور اس کے بعد سورۂ یٰسین آتی ہے' جسے نبی اکرم ﷺ نے قرآن مجید کا دل قرار دیا ہے۔ یہ سورۂ مبارکہ جس کا اکثر حصہ تو اگلے پارہ میں ہے' اس کا آغاز ہوتا ہے : ﴿یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝﴾ (آیات ۱'۲) "قسم ہے قرآن حکمت والے کی" یہ قرآن بڑی ہی حکمت کی حامل کتاب ہے۔ اس کے مضامین بڑے محکم ہیں۔ جیسا کہ اس سے پہلے سورۂ ہود کے آغاز میں فرمایا گیا : ﴿کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ ۝﴾ قرآن مجید میں جو قسمیں کھائی گئی ہیں ان کا مدّعا بالعموم گواہی کا ہے۔ یہ حکمت والا قرآن اس پر گواہ ہے کہ ﴿اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝﴾ اے محمدؐ! آپ یقیناً اللہ کے رسولوں میں سے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا عظیم ترین معجزہ قرآن حکیم ہے۔ آپؐ کی نبوّت اور رسالت کا سب سے بڑا ثبوت قرآن حکیم ہے۔ سابق انبیاء کو بھی بڑے بڑے معجزے دیئے گئے' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور یدِ بیضا کے معجزے عطا ہوئے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بڑے بڑے معجزے احیائے موتیٰ یعنی مُردوں کو زندہ کر دینا' مٹی سے پرندے بنا کر ان میں پھونک مارنے سے ان کا اڑتے ہوئے پرندوں کی شکل اختیار کر لینا' بڑے عظیم معجزات ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ سب ہیچ ہیں قرآن حکیم کے مقابلے میں۔ اس لئے کہ وہ تمام معجزات صرف ان رسولوں کی زندگیوں تک تھے جنہیں وہ عطا کئے گئے' اور یہ

(باقی صفحہ ۶۲ پر)